محمد ارشد خان

روس - ناٹو چارٹر کیا ہے؟

روس اور ناٹو کے درمیان، تعاون و سلامتی اور باہمی تعلقات کے "بنیادی دستاویز" (Founding Act) پر بالاخر دستخط ہوگئے ہیں۔ اس بنیادی دستاویز پر دستخط کے ساتھ ہی بظاہر مغرب اور روس کے درمیان گزشتہ نصف صدی سے جاری سرد جنگ کے ایک نئے مرحلے کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ اور یوں ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کا راستہ بھی ہموار ہوگیا ہے[1]۔ ۲۷ مئی ۱۹۹۷ء کو فرانس کے شہر پیرس میں ناٹو میں شامل ۱۶ ممالک کے نمائندوں اور روسی صدر بورس یلسن کے درمیان مذکورہ چارٹر پر دستخط ہوئے۔ صدر یلسن نے روس - ناٹو چارٹر پر دستخط کرنے کے باوجود ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کی مخالفت کرتے ہوئے کہا: "روس اب بھی ناٹو کی (مشرق کی سمت) توسیع کے منصوبے کو منفی نظر سے دیکھتا ہے[2]"۔ مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دوسری طرف صدر یلسن خود ہی اس چارٹر کی تکمیل کو "دلیل کی فتح" قرار دے رہے ہیں۔ اور ناٹو کی توسیع کے نتیجے میں روس کی قومی سلامتی کو لاحق متوقع خدشات کو زیر غور لانے پر ناٹو کو "خراج تحسین" بھی پیش کر رہے ہیں۔

چارٹر یا سمجھوتے پر دستخط سے قبل روس اپنے مطالبات کو دہراتا رہا۔ روس کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ روس - ناٹو معاہدہ کی منظوری ناٹو کے رکن ممالک کی پارلیمنٹوں سے لی جائے۔ اس کا دوسرا مطالبہ تھا کہ اتحاد میں شامل ہونے والے نئے ممالک میں جوہری ہتھیار نصب نہ کیے جائیں اور نہ ہی وہاں ناٹو کی افواج متعین کی جائیں۔ روس کا تیسرا مطالبہ تھا کہ ناٹو اتحاد میں سابق سوویت ریاستوں کو رکنیت نہ دی جائے۔

دیکھنا یہ ہے کہ روس ناٹو تعلقات کے چارٹر میں روسی مطالبات کو کتنی اہمیت دی گئی ہے۔ روس کے اس مطالبے کو کہ "چارٹر کی منظوری رکن ممالک کی پارلیمنٹوں سے لی جائے"، یکسر مسترد کردیا گیا۔ ناٹو نے اپنے رکن ممالک کی پارلیمنٹوں سے چارٹر کی منظوری کو چنداں ضروری نہ سمجھا۔ روس کے دوسرے مطالبے کی: کہ ناٹو کے نئے رکن ممالک میں جوہری ہتھیار نصب نہ کیے جائیں اور نہ ہی وہاں ناٹو کی فوج متعین کی جائے" ان الفاظ سے تشفی کی گئی۔ "نئے رکن ممالک میں جوہری ہتھیاروں کی تنصیب یا افواج متعین کرنے کا (سردست) نہ ارادہ ہے اور نہ ہی کوئی منصوبہ اور نہ ایسا کرنے کے لیے

ناٹو کے پاس کوئی جواز ہے"[3]۔ سابق سوویت ریاستوں کو ناٹو اتحاد میں شامل نہ کرنے کے روسی مطالبے کے بارے میں مذکورہ چارٹر خاموش ہے۔ البتہ چارٹر کی رو سے ناٹو ــــ روس مشترکہ کونسل تشکیل دی گئی ہے جس کا صدر دفتر بریسلز میں ہوگا۔ اس فورم کے ذریعے روس اپنی "بات" ناٹو تک پہنچا سکے گا[4]۔

ناٹو- روس چارٹر کا اگر بنظرِ غائر جائزہ لیا جائے تو اس میں روس کو کوئی خاص رعایت نہیں دی گئی ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا "متعلقہ ممالک کی پارلیمنٹوں سے منظوری" کے روسی مطالبے کو یکسر نظر انداز کیا گیا۔ "نئے رکن ممالک میں جوہری ہتھیاروں کی عدم تنصیب" کے روسی مطالبے کو بھی قانونی شکل نہیں دی گئی۔ ناٹو پر محض اخلاقی طور پر یوں قدغن لگائی گئی ہے کہ "اتحاد میں شامل نئے ممالک میں جوہری ہتھیاروں کی تنصیب کا ناٹو کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے نیز ایسا کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی جواز بھی نہیں ہے"۔ گویا جب ناٹو کی طرف سے ان ممالک میں جوہری ہتھیاروں کی تنصیب یا افواج کی تعیناتی کا "ارادہ" یا "منصوبہ" بن گیا، یا پھر ایسا کرنے کے لیے اس نے کوئی "جواز" گھڑ لیا تو وہاں جوہری ہتھیار بھی نصب کیے جا سکیں گے اور ناٹو کی افواج بھی متعین کی جائیں گی۔ ایسی صورت حال میں ناٹو- روس چارٹر ناٹو کی راہ میں ہرگز رکاوٹ نہیں بنے گا۔ اس لیے کہ چارٹر [یا "روس- ناٹو" تعاون و سلامتی اور باہمی تعلقات کی بنیادی دستاویز"] میں قانونی لحاظ سے ناٹو کو ایسا کرنے سے باز رکھنے کے لیے کوئی شقیں نہیں رکھی گئی ہیں۔ جہاں تک ناٹو- روس مشترکہ کونسل کے قیام کا تعلق ہے تو اس کی حیثیت بھی ایک مشاورتی ادارے سے زیادہ نہیں۔ ناٹو اور روس متفقہ طور پر جب کسی معاملہ پر بحث و تمحیص کے لیے کونسل کا اجلاس بلائیں گے، کونسل اس معاملہ کو زیر غور لائے گی۔ مگر چارٹر کی رو سے روس اور ناٹو ایک دوسرے کے فیصلوں کو ویٹو کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ گویا روس اس معاملہ میں اپنی رائے کا فقط اظہار ہی کر سکتا ہے۔ اپنی بات منوا نہیں سکتا۔ اب ناٹو اس رائے کو اہمیت دیتا ہے یا نظر انداز کر دیتا ہے، یہ کلیتہً اس کے اختیار میں ہے۔

ناٹو- روس چارٹر میں روسی مطالبات کلیتاً رد کیے جانے کے باوجود روس اس پر دستخط کے لیے کیوں تیار ہو گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ روسی سیاسی حلقوں میں ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کو روس کی قومی سلامتی کے لیے حقیقی خطرہ تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کریملن نے ناٹو کی توسیع کے منصوبے کو کبھی بھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ یہ حقیقت روسی سیاسی حلقوں کے لیے ہمیشہ سے پریشانی کا باعث بنی رہی ہے کہ ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع سے مغرب کا یہ فوجی اتحاد اس کی سرحدوں پر دستک دینے لگے گا۔ دراصل سوویت یونین کے بکھر جانے کے بعد اس کی جانشین ریاست کمزور اور ناتواں روس مغرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات منوانے کے قابل نہیں رہا ہے[5]۔ کریملن کو بین الاقوامی سطح پر اپنی کمزور حیثیت کا احساس ہے۔ ناٹو کے توسیعی منصوبے سے متعلق اپنے موقف پر

ڈٹے رہنے کی صورت میں روس کو مغرب کی اقتصادی امداد کی بندش کا خطرہ لاحق تھا۔ کریملن اپنی کمزور پوزیشن کا احساس کرتے ہوئے یہ جانتا تھا کہ اگر روس اس [face saving] چارٹر پر دستخط کرنے سے انکار بھی کردے تب بھی ناٹو مشرق کی سمت توسیع کا منصوبہ جاری رکھے گا۔ فروری ۱۹۹۶ء کے دوران روس کے دورے پر آئے ہوئے امریکی وزیر خارجہ کے بیانات سے ناٹو کے اس عزم کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کے منصوبے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا: "امریکہ اور ناٹو میں شامل اس کے اتحادی ممالک —— پولینڈ، جمہوریہ چیک اور ہنگری —— کو اتحاد میں شمولیت کی بہر صورت منظوری دیں گے، خواہ یہ بات روس کے لیے قابل قبول ہو یا نہ ہو"[6]۔ اس پس منظر میں روس کے پاس ایک ہی راستہ کھلا رہ گیا تھا کہ وہ ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کو "بامر مجبوری" قبول کر لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

چارٹر پر دستخطوں کے بعد ناٹو کی مشرق کی سمت توسیع کی راہ میں "رہی سہی" رکاوٹ بھی دور ہو گئی ہے۔ اب ناٹو کی سابق سوویت بلاک میں شامل ریاستوں تک توسیع کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ آٹھ اور نو جولائی ۱۹۹۷ء کو سپین کے شہر میڈرڈ میں ناٹو کے رکن ممالک کا اجلاس منعقد ہو گا جس میں سب سے پہلے پولینڈ، جمہوریہ چیک اور ہنگری کو اتحاد میں شمولیت کی دعوت دی جائے گی[7]۔

ماسکو میں صدر یلسن کی طرف سے چارٹر پر دستخط کرنے کے اقدام کی بھرپور مخالفت کی جا رہی ہے۔ کٹر قوم پرست رہنما الیگزنڈر لیبید تو اس اقدام کو "اعتراف شکست" سے تعبیر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ چکے ہیں کہ "اگر میں اقتدار میں آیا تو چارٹر کو منسوخ کر دوں گا"[8]۔ سابق سوویت صدر میخائل گورباچوف نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا: "مغرب کے انتہائی مفاد پرست قدامت پسند حلقوں نے (روس پر) بالادستی حاصل کر لی ہے"[9]۔

روسیوں کی شکست خوردہ کیفیت کا اظہار اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ صدر یلسن نے نہ صرف ایسے چارٹر پر دستخط کیے جس میں روس کے بڑے بڑے مطالبوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے، بلکہ انہوں نے یک طرفہ طور پر ناٹو ممالک کی طرف رخ کیے ہوئے ان روسی ایٹمی ہتھیاروں کو تلف کرنے (یا ہدف سے ہٹانے) کا اعلان بھی کیا۔ دستخطوں کی تقریب کے دوران ہی پانچ منٹ کا وقفہ لے کر صدر یلسن نے اعلان کیا: "آج میں اس میز کے گرد موجود نمائندوں کے ممالک کو ہدف بنانے والے تمام ایٹمی ہتھیاروں کو تلف کرنے کے فیصلے کا اعلان کرتا ہوں"[10]۔ ناٹو کے رہنما اور خود صدر یلسن کے معاونین بھی اس اچانک اعلان پر حیرت زدہ رہ گئے تھے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے تو یہاں تک کہا "ہمیں یہ جاننے کے لیے خود صدر یلسن سے بات کرنا پڑے گی کہ ان کے اس اعلان کا اصل مدعا کیا ہے؟"۔ تاہم صدارتی ترجمان نے صدر یلسن کے مذکورہ بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: "صدر یلسن جوہری ہتھیاروں کو "ہدف سے ہٹانے" (detargetting) کی بات کر رہے تھے جو

حال ہی میں مغرب کو نشانہ بنانے کے لیے نصب کیے گئے تھے۔ ان کی مراد جوہری ہتھیاروں کو حقیقتاً تلف کرنا نہیں تھا۔ اگرچہ مستقبل میں اس امکان (ایٹمی ہتھیاروں کی تلفی) کو بھی ردّ نہیں کیا جا سکتا"[11]۔

بین الاقوامی سیاسی حلقے صدر یلسن کے مذکورہ اعلان کو ایک ایسی سیاسی چال قرار دے رہے ہیں جس کا مقصد یورپ کو خوش کرنا ہے۔ روس کو اس حقیقت کا احساس ہے کہ امریکہ یورپ کو روس کی "از سرِ نو بیداری" سے ڈرا رہا ہے تاکہ وہ یورپ میں اپنا وجود برقرار رکھنے کا جواز تلاش کر سکے۔ اس لیے کہ یورپ اب "متحدہ یورپ" کا خواب دیکھنے لگا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سالِ رواں میں پورے یورپ میں واحد کرنسی "یورو" کا اجراء کیے جانے کا امکان ہے۔ مزید برآں روس - چین اتحاد کا ہوّا بھی امریکہ اپنے حق میں استعمال کر رہا ہے۔ امریکہ یورپ کو احساس دلانا چاہتا ہے کہ اگر وہ یورپ کی سرپرستی سے کنارہ کش ہو گیا تو "مستقبل کا طاقتور" روس اور مشرق میں ابھرتی ہوئی نئی طاقت چین دونوں مل کر یورپ کی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ مستقبل کی صورت گری کیسی ہو گی؟ اس بارے میں قطعیت سے کچھ کہنا فی الحال ناممکن ہے۔ مگر ایک بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ امریکہ کو زود یا بدیر یورپ سے اپنا "بوریا بستر" گول کرنا پڑے گا۔ کم از کم فرانس اور جرمنی اب یورپ میں حد سے زیادہ امریکی اثر و نفوذ برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس پس منظر میں فرانس کے صدر شیراک روس - چین اتحاد کو خوش آئند اقدام قرار دے چکے ہیں۔

حواشی

1.AFP report, "Nato-Russia Landmark Accord," *The Nation*, May 28, 1997.
2. Ibid
3.AFP report, "Nato-Russia Accord: Main Points," *The Nation*, May 27, 1997.
4.Christopher Bellamy, "Nato Deal Commits Russia to New Relationship," *The News*, May 29, 1997.
5. M. S. Qazi, "A New Europeon Order," *Frontier Post*, June 2, 1997.
6. Ibid
7. AFP report, Nato-Russia Landmark..., "op. cit.
8. AFP report, "Yeltsin Offers To Dismantle N. Warheads," *The News*, May 28, 1997.
9. M. S. Qazi, op. cit.
10. AFP report, Yeltsin Offers ..., op. cit.
11. Ibid.